دو حجاب

دورِ حجاب

مصنّفہٗ
ادیب اعظم حضرت مہذبؔ مدظلہ
مؤلف مُہذب اللّغات
(اردو انسائیکلوپیڈیا)

ناشر
سیّد حسین میرزا مقربؔ لکھنوی
نیا محل، منصور نگر، لکھنؤ
مارچ سنہ ۱۹۵۸ء
قیمت دوؔ آنہ ۲؍

ھُوالسّاتِرُ

میں

اپنی اس ناچیز تصنیف کو
ملک کے اُن حضرات کے نام جو پردے کو عقلاً
ضروری و مفید اور بے پردگی نسواں کو نفسیاتی
اُصول کے ماتحت اخلاق سوز و مضرت رساں
سمجھتے ہیں، معنون کرتا ہوں۔

طالبِ خیر
مہذب عفی عنہ
مارچ ۱۹۵۸ء

پردے کے متعلق

ارشاد ربّ العزّت

اے نبیؐ، اپنی بیبیوں، اپنی لڑکیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) کو اپنی چادروں سے چھپالیا کریں کہ یہ ان کی (شرافت کی) پہچان کے لیے بہت مناسب ہو۔ پھر انھیں کوئی نہ چھیڑے گا، اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۂ احزاب، آیت ۵۹)

حدیث رسولؐ

(غیر مرد اور غیر عورت کا) ایک دوسرے کو دیکھنا شیطان کے زہر آلود تیر کے مانند ہے

حدیث دیگر

آنحضرت صلعم نے ایک دن اصحاب سے پوچھا کہ عورت کب اور کس حالت میں اپنے خدا سے قریب تر ہوسکتی ہے؟ اصحاب جواب سے عاجز رہے۔ یہ خبر معصومۂ عالم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ عورت اس حالت میں اپنے رب سے قریب تر ہوگی جبکہ وہ اپنی زندگی مکان کے محفوظ ترین حصہ میں گزار دے یہ جواب رسولؐ خدا نے سنا تو فرمایا۔ "فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسولِ خدا صلعم نے اصحاب سے پوچھا کہ عورت کے لیے بہترین عمل کیا ہے؟ اصحاب جواب نہ دے سکے۔ جناب سیّدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے سُنا تو فرمایا کہ عورت کے لیے بہترین عمل یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ غیر مرد اس کو دیکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

وہ دور ہے کہ زیست کا یارا نہیں رہا   دنیا میں زندگی کا سہارا نہیں رہا
احسان ناخدا کا گوارا نہیں رہا   طوفان اُٹھ رہے ہیں کنارا نہیں رہا
ہر دم ہے حسرتوں کی نظر کارساز پر
خشکی میں آفت آگئی دل کے جہاز پر
دُنیا بھری پڑی ہے کوئی ہمنوا نہیں   اتنا خودی کا زور ہے گویا خدا نہیں
خاموشیوں کی کوئی حد و انتہا نہیں   آواز دیجئے تو کوئی بولتا نہیں
آثار کہہ رہے ہیں قیامت کا ڈھنگ ہے
آبادیوں میں شہر خموشاں کا رنگ ہے
اپنے ہیں غیر غیر ہیں دشمن کدھر کو جائیں   دُنیا نظر چرائے ہو کس سے نظر ملائیں
چلتی ہیں انقلاب کی چاروں طرف ہوائیں   عالم کا رُخ پھرا ہو مدد کو کسے بلائیں
دشمن تمام خلق ہے آفت کا وقت ہے
کہتا ہے اضطراب قیامت کا وقت ہے

کرتے ہیں جس سے بات وہ دیتا نہیں جواب
شکوہ کرو تو کہتا ہے، ہے دورِ انقلاب
ذروں میں وہ چمک ہو کہ ہیں مثلِ آفتاب
شرمندگی کا دور ہو دریا میں آب آب

بیٹھے ہیں چپ جو گھر سے نکلتے تھے شان سے
مجبور ہو کے اُٹھ گئے لاکھوں جہان سے

افلاس نے کیا یہ کرم آکے رہ گیا
جتنی بلائیں ساتھ تھیں سب لاکے رہ گیا
کیا میہمان تھا جو ستم ڈھا کے رہ گیا
خالی زر و سرور سے گھر پا کے رہ گیا

کچھ دن میں یہ خبر نہ افلاک اُڑ گئی
ہُن جس جگہ برستا تھا واں خاک اُڑ گئی

نظریں بدل کے رہتے ہیں بگڑے ہوئے نصیب
دشمن دکھائی دیتے ہیں دل سے جو ہوں حبیب
کیونکر نہ مفلسی میں ہو سارا جہاں رقیب
جب زر نہیں قریب تو کوئی نہیں قریب

قائم مقام کب زر و الماس کو کیا
قسمت نے جانشیں فقط افلاس کو کیا

خوشحال جسقدر تھے زدہ حال ہو گئے
جو بدنصیب تھے وہ خوش اقبال ہو گئے
جتنے تھے سربلند وہ پامال ہو گئے
دولت تھی جن کے پاس وہ بے مال ہو گئے

رُخ خوش نصیبوں کا جو مڑتا چلا گیا
دولت کے ساتھ رزق بھی اڑتا چلا گیا

باقی نہیں خلوص نئی رسم و راہ ہے
المختصر جہان کی حالت تباہ ہے
دل ہیں سیاہ آنکھوں میں دنیا سیاہ ہے
ہر دشمنی کا زور محبت گناہ ہے

اب بیوفائیوں پہ بگڑتا نہیں کوئی
گرنے لگو تو ہاتھ پکڑتا نہیں کوئی

وعدے سے اور وفا سے جدائی کا دور ہے   بیٹے سے اور پدر سے لڑائی کا دور ہے
نیکی اٹھی جہاں سے برائی کا دور ہے   دنیا ہے بت بتوں کی خدائی کا دور ہے

سب دیکھتے ہیں شوق سے اصنام کی طرف
حق کی فقط نگاہ ہے اسلام کی طرف

ملیے خلوص سے تو اب آتا نہیں یقیں   یہ خوف ہے کہ ہو نہ کہیں مار آستیں
کہتے ہیں سادگی کا زمانہ بھی ہے کہیں   اب اس جہاں میں آپ کو رہنے کا حق نہیں

ایماں فروش بن کے ہر اک کام کیجیے
پھر جس قدر بھی چاہیے آرام کیجیے

کچھ بات کیجیے چرب زبانی کا وقت ہے   کیجیے قدم کو تیز روانی کا وقت ہے
اعلان کیجیے کہ گرانی کا وقت ہے   آیا ہے انقلاب جوانی کا وقت ہے

طاری ہے خاص کیف دل شیخ و شاب پر
دنیا کی آگئی ہے سیاست شباب پر

دولت پرست بن گئے ہیں شیخ و شاب اب   خالی رہا ہے مکر و دغا سے جہاں کب
ہے جس میں قول لشکر شام و رے و حلب   کیا خوب بیت کہہ گئے ہیں حضرت ادب

بندے ہیں زر کے ہم کو فقط زر سے کام ہے
مطلب خدا سے ہے نہ پیمبر سے کام ہے

آواز دے رہا ہے زمانہ کہ آئیے   میں ناز کر رہا ہوں مرے ناز اٹھائیے
جو وضع بھی جناب کی وہ بھول جائیے   دل میں خیال قصۂ ماضی نہ لائیے

شکوہ ہی کیوں کہ صبر کا پیمانہ بھر گیا
وہ وقت اب کہاں وہ زمانہ گزر گیا

اب کیجیے ضمیر فروشی جہان میں — آواز صدق اب نہیں آئے گی کان میں
آیا ہے اور آئے گا فرق آن بان میں — جو بات کیجیے وہ ہماری زبان میں
لائی ہوئی ہے وقت کی آفت کو ٹالیے
منہ سے مگر نہ حرف شکایت نکالیے

سر کو جھکا کے اب در دولت پہ آئیے — قسمت کو کچھ دنوں کے لیے بھول جائیے
ہنس ہنس کے بار حکم ہمارا اٹھائیے — جو دیں وہ کھائیے جو نہ دیں وہ نہ کھائیے
منزل ہے تنگ بیٹھیے دامن سمیٹ کے
جانا ہو گر تو جائیے بستر لپیٹ کے

میں نے فلک کی سیکھ لیں سب کج ادائیاں — کچھ ہو مگر میں سن نہیں سکتا برائیاں
دعویٰ ہے صبر کا تو نہ دیجے دہائیاں — خاموش رہ کے کیجیے غضب آزمائیاں
جس دن خدا کا حکم ہو ٹلنا ضرور ہے
مجھ کو بھی ایک روز بدلنا ضرور ہے

تیزی سے انقلاب جہاں کر دکھاؤں گا — ہر روز ایک حشر کا پیغام لاؤں گا
آیا ہوں جب تو وقت معین پہ جاؤں گا — یہ تو سمجھ رہا ہوں پلٹ کے نہ آؤں گا
پائیں گے کیف حشر مری داستان میں
جاؤں گا یاد چھوڑ کے اپنی جہان میں

وہ دور ہوں کہ ٹل نہ سکے گا مرا جواب — لرزیں گے نام سن کے مرے بعد شیخ و شاب
ہیبت مری دکھائے گی تصویر انقلاب — مغرب سے کانپتا ہوا نکلے گا آفتاب
پنہاں ہے میرا خوف دل خاص و عام میں
میرا بھی تذکرہ ہے خدا کے کلام میں

پڑھیے اگر کتاب میں ماضی کی داستاں | کہنا پڑے گا لائی ہو قسمت ہمیں کہاں
دیکھا وہ دور آتی ہو آواز الاماں | پھر بھی کمال عہدِ گذشتہ کا ہے عیاں

گو دل بھرے ہوئے تھے جہاں کی اُمنگ سے
دُنیا گذر رہی تھی مگر ایک رنگ سے

مردوں کا اور عورتوں کا تھا خیال ایک | راہِ حیا و شرم میں تھی سب کی چال ایک
دولت بھی سب کے پاس ہی لازوال ایک | غیرت کی انتہا میں تھا سب کا کمال ایک

حیرت تھی اس فراخدلی پر جہان کو
قربان کرکے رہتے تھے عزت پہ جان کو

اسمیں نہیں تھی قید رئیس و امیر کی | اسمیں نہیں تھی قید غریب و فقیر کی
اسمیں نہیں تھی قید قلیل و کثیر کی | اسمیں نہیں تھی قید حصیر و سریر کی

سب کی نظر تھی ایک سی سارے جہان میں
لیکن جہاں کی شرم تھی ہندوستان میں

ہندوستاں میں پردے پہ تھا لکھنؤ کو ناز | بن بیاہیوں پہ خاص تھا یہ لطفِ کارساز
عصمت کو جانتی تھیں کہ ہے زندگی کا راز | مشہور تھی مثل کہ ڈوپٹہ ہے جانماز

ہر دل کو ناگوار تھا دنیا کا تذکرہ
مرغوب تھا تو پردۂ زہراؑ کا تذکرہ

ایسی بھی عورتیں تھیں خدائی میں انتخاب | تھیں ایسی بے نظیر کہ جن کا نہ تھا جواب
جن پہ حیا نثار تھی جن پر فدا حجاب | عصمت کے آسماں پہ جو تھیں مثل آفتاب

ڈر یہ تھا کہ غیر پہ پڑتی نہ تھی نظر
کوئی اگر لڑائے تو لڑتی نہ تھی نظر

کہتا تھا یہ شباب کہ اب سر اُٹھائیے — تھا یہ حیا کا حکم کہ نظریں جھکائیے
کہتا تھا جوش خون کا شوخی دکھائیے — عزت کا تھا یہ قول کہ مجھ کو بچائیے
عصمت کے ساتھ دیکھ کے زورِ حجاب کو
شرمندگی سی ہوتی تھی عہدِ شباب کو

گھر کو یہ جانتی تھیں کہ ہے روکشِ جناں — جو خلد میں ہو لطف وہی لطف ہے یہاں
سنتی تھیں دل سے مریم و حوا کی داستاں — تھا دل کو بے حجابیوں کا ذکر بھی گراں
یہ راز ہو چکا ہے عیاں خاص و عام پر
اک دور تھا کہ روتی تھیں شادی کے نام پر

وہ دور تھا کہ جسمیں تھی عزت کی زندگی — دراصل زندگی تھی وہ عورت کی زندگی
کرتی تھی جس پہ فخر شرافت کی زندگی — کہتی تھی بڑھ کے حسن سے عصمت کی زندگی
حکمِ خدا و حکمِ رسولؐ انام ہے
نامحرموں کے سامنے جانا حرام ہے

دنیا میں ہو سکی کوئی لغزش نہ ایک دم — کھائی تھی پاک دامنی حسن کی قسم
ہوتی تھی بعدِ عقد بھی مشقِ حیا نہ کم — رکھتی تھیں پھونک پھونک کے سسرال میں قدم
عصمت کبھی نہ حشر خرامی دکھا سکی
اُس عہد میں اسی سے قیامت نہ آ سکی

ماں باپ کی خوشی نے دکھایا نیا جو دور — شوہر کے گھر میں جا کے حیا بڑھ گئی کچھ اور
پہلے کچھ اور طور تھے اب ہیں کچھ اور طور — بیٹھیں جو سر جھکا کے تو کرنے لگیں یہ غور
طاعت کا دے کے درس جہاں کو جہاں سے جائیں
ہے حاصلِ حیات کہ مر کے یہاں سے جائیں

شوہر کے گھر نہ جاتی تھیں تنہا نکوشیم — عصمت بھی ساتھ ہوتی تھی رکھتی تھیں جب قدم
ماں باپ کے فراق کا ہوتا تھا اتنا غم — روتی تھیں یہ کہ آنکھوں پہ آجاتا تھا دم
تھی آبرو سوا کہیں موتی کی آب سے
سر اُن کا اُٹھ نہ سکتا تھا وزنِ حجاب سے

شوہر کے گھر سے پھر نہ کہیں عمر بھر گئیں — گھر سے اگر گئیں بھی تو خالق کے گھر گئیں
حیرت ہو کُل جہان کو وہ کام کر گئیں — پردے کی بات رہ گئی پردے میں مر گئیں
ہونے دیا نہ حسن دوبالا حجاب نے
اپنی بہار آپ نہ دیکھی شباب نے

جب تک تھیں اپنے گھر میں رہیں دل کو مار کے — پہنا کبھی نہ ہار دن آئے بہار کے
نکلیں کبھی نہ صحن میں گیسو سنوار کے — رکھا کبھی نہ سر سے ڈوپٹہ اتار کے
صدقے نہ کیوں غیور رہوں حسنِ حجاب پر
پردے پڑے تھے شرم کے عہدِ شباب پر

جب اپنے گھر میں تھیں تو نرالا تھا انتظام — تھی سادگی غضب کی نہ تھا زینتوں سے کام
آئینہ دیکھنے کا نہ تھا شوق صبح و شام — روشن تھا خاندان کا ان بیبیوں سے نام
دل کو حیا کے لطف نئے گھر میں مل گئے
آئی بہارِ شرم اگر پھول کھل گئے

وہ بھی تھیں کی بسر زمیں پہ زندگی بسر — بدقسمتی سے مل گیا ان کو کچھ ایسا گھر
جسمیں سوائے فقر کے عسرت کا نہ تھا گزر — کی پوری یہ طاعتِ خلاقِ بحر و بر
گھر کو [illegible] بسا دی
ساری حیات شکرِ خدا میں گزار دی

ٹوٹے ہوئے مکان کو سمجھیں فلک مقام
آیا نہ لب پہ بھول کے آسائشوں کا نام
تکلیف کو خیال کیا راحت مدام
درد زباں تھی بیت تعشق ہر ایک گام

رہنے کو جس طرح کا مقدر نے گھر دیا
دل بھی مرے کریم نے ویسا ہی کر دیا

دنیا میں غم ہزار اٹھاتی چلی گئیں
بگڑی بھی لاکھ بات بناتی چلی گئیں
شوہر کی آبرو کو بڑھاتی چلی گئیں
کرنے ہیں یوں بسر یہ بتاتی چلی گئیں

دارِ فنا سے دادِ عمل لے کے اُٹھ گئیں
کُل عورتوں کو درس وفا دے کے اُٹھ گئیں

فاقے میں بھی ہنسیں کہ نہ شوہر کو ہو ملال
خوددار تھیں کیا نہ کسی چیز کا سوال
ظاہر کیا نہ بھول کے غیروں پہ دل کا حال
گھٹتا گیا جو خون تو بڑھتا گیا جمال

ہموار راہِ صبر کو کرتی چلی گئیں
رنج و بلا میں نکھر کے نکھرتی چلی گئیں

سب جانتی تھیں خالقِ اکبر کا مرتبہ
تھا سامنے رسولؐ سے رہبر کا مرتبہ
پہچانتی تھیں آلِ پیمبرؐ کا مرتبہ
تھا ان سبھوں کے بعد تو شوہر کا مرتبہ

بے پردگی کو شوق سے دیکھا نہ بھول کے
کرتی تھیں سجدے نقش قدم پر بتولؑ کے

غیروں کی سمت آنکھ اٹھاتی نہ تھیں کبھی
نامحرموں کے سامنے جاتی نہ تھیں کبھی
آواز تک کسی کو سناتی نہ تھیں کبھی
اغیار کو جھلک بھی دکھاتی نہ تھیں کبھی

دارِ فنا سے ایسی بھی اکثر گذر گئیں
سر کے سفید بال تھے بن بیاہی مر گئیں

اب اور دور اور زمانے کا رنگ ہے — عورت سے اور حیا سے قیامت کی جنگ ہے
ہر دل کی انقلاب کی تابع اُمنگ ہے — غیرت ہے جس کو زیست سے اپنی تنگ ہے
سیدانیوں کے راہ میں ہیں مُنہ کھُلے ہوئے
مرنے پہ ہیں غیور خوشی سے تُلے ہوئے

سب کے دماغ میں جو ہوا سیر کی بھری — شاخ مراد خشک تھی پہلے ہوئی ہری
بے پردگی نے کی یہ جواہر کی ابتری — بازار میں کھڑے ہیں ہر اک سمت جوہری
پردہ ہٹا کے راہ میں دیکھا جو جھانک کے
قیمت لگا دی آنکنے والے نے آنک کے

پردے سے جھانکتی ہیں خدا کا نہیں ہے ڈر — نامحرموں پہ کرتی ہیں دل کھول کے نظر
دنیا کا ہے نہ خوف نہ عقبیٰ کا ہے خطر — بے شرم نصف چہرے کو کرتی ہیں جلوہ گر
اہل نظر نے دیکھ کے پردے پھٹے ہوئے
یہ کر لیا یقیں کہ ہیں دیدے پھٹے ہوئے

اب خود یہ چاہتی ہیں کہ دولہن ہوں کہیں — چہرہ ہے شرمگیں نہ نگاہیں ہیں شرمگیں
چلتی ہیں یوں دھمک سے کہ ہل جاتی ہے زمیں — رفتار کہہ رہی ہے کہ قابو میں دل نہیں
گھر کاٹنے لگا تو نئے گھر کی ہے تلاش
انداز نے کہا ہمیں شوہر کی ہے تلاش

کشتی ہیں زور حسن سے ہر آن دیکھ لو — قسمت نے اب بڑھایا ہے پروان دیکھ لو
اُٹھا ہے بحر حسن میں طوفان دیکھ لو — سودا بھرا ہے سر میں گریبان دیکھ لو
ہم ہیں جنون عشق کا ساماں لیے ہوئے
فصل بہار آئی ہے وحشت لیے ہوئے

اب عورتوں نے حشر کا ساماں دکھا دیا
دنیا میں انقلاب کا …
کافر ادا نے نور کا قرآں دکھا دیا
پردہ ہٹا کے چہرہ تاباں دکھا دیا
شمع جمال حسن کا پروانہ کر دیا
بے پردگی نے لاکھوں کو دیوانہ کر دیا

بازار میں ہو رنگ بدلتا ہوا حجاب
برقع سیاہ اور بڑھاتا ہو آب و تاب
ڈالی کبھی نقاب تو اُلٹی کبھی نقاب
آیا کبھی گھٹا میں کبھی چمکا آفتاب
کھلنے پہ زلف و رُخ سے ہی آشکار ہے
یہ بھی ادائے گردش لیل و نہار ہے

ہلچل ہو حشر کی مچاتی ہیں ایک ایک گام پر
لڑتی ہیں ایک ایک سے جا کے قیام پر
شرم و حیا کا دور جو ہے اختتام پر
ہوتی ہو عید ہنستی ہیں شادی کے نام پر
جس وقت رخصتی ہوئی کھٹکا نکل گیا
ماں باپ اب سمجھتے ہیں کانٹا نکل گیا

شوہر نکل کے گھر سے روانہ ہوا اُدھر
یہ پھر سیر اوڑھ کے برقع چلیں ادھر
تفریح کو پہونچ گئیں ہمجولیوں کے گھر
عالم کی اطلاع ہے گھر کی نہیں خبر
شوہر کے گو خلاف ہے پر روکتا نہیں
غیرت نہ اُبھارتی ہے مگر ٹوکتا نہیں

دار فنا میں ایسے بھی ہیں بدنصیب مرد
زوجہ کا ذکر کر کے جو بھرتے ہیں آہ سرد
دن رات غم میں پھنکتے ہیں کہتا ہو روئے زرد
بیوی سے بات بات میں چھڑ جاتی ہو نبرد
غربت کی زندگی ہو کہ شاہی کی زندگی
ہوتی ہے اس طرح کی تباہی کی زندگی

بد قسمتی سے خلق میں آیا جو انقلاب
دے کے تباہیوں کی خبر اُٹھ گیا حجاب
اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا رہا آیا ہوا شباب
عصمت نے دی صدا مری مٹی ہوئی خراب
محفوظ آج تک تو رہی میں مکان میں
جاتی ہوں اب کہ رہ نہیں سکتی جہان میں

دُنیا میں اب قیام کی صورت نہیں رہی
میں رہ کے کیا کروں مری عزت نہیں رہی
عاشق تھے جواب اُن کو محبت نہیں رہی
دل سے اُتر گئی کوئی قیمت نہیں رہی
ہیں میرے دل پہ داغ قیامت اُٹھاؤں گی
حشر آئے گا پلٹ کے مگر میں نہ آؤں گی

اہلِ نظر کی مجھ پہ رہی ہے سدا نظر
مجھ کو سوا خدا کے کسی کا نہیں ہے ڈر
بچتا ہو میری وجہ سے عصیاں سے ہر بشر
تھی خیر خواہ میں مرا ہر دل پہ تھا اثر
اب آج کل زمانے کے ہاتھوں تباہ ہوں
خالق مرا گواہ ہے میں بے گناہ ہوں

دکھلا رہا ہے لطف تہذب یہ انقلاب
مضمون خشک ہے تو نہیں نظم انتخاب
داخل نہیں ہیں اس میں زمانے کے شیخ و شاب
سچ پوچھیے تو قوم مسلماں سے ہے خطاب
اعلان زور حکم خدا کر رہے ہیں ہم
اک فرض ہے کہ جس کو ادا کر رہے ہیں ہم

مُہذّبُ اللّغات

یہ وہ اردو زبان کا مکمل لغت (انسائیکلوپیڈیا) ہے جسے صدر انجمن محافظ اُردو ادیب اعظم حضرت مہذب مدظلہ العالی نے ۲۰ سال کی شبانہ روز کی محنت میں تیار کیا ہے، جس کی سولہ ۱۶ جلدیں ہیں، ہر جلد ہزار صفحات کی ہے۔ چنانچہ الف مقصورہ و ممدودہ کے ہزار صفحات باقساط شائع ہو رہے ہیں۔ چار قسطیں سو سو صفحات کی خوشنما ٹائٹل چکنا کاغذ نفیس کتابت دپاکیزہ طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہیں، پانچویں قسط زیر طبع ہے جو عنقریب شائع ہو جائے گی، یہ پانچوں قسطیں الف مقصورہ کی ہیں، تمام لغات جملہ محاورات و امثلہ مع شواہد مع فرق تذکیر و تانیث جمع کیے گئے ہیں، زبان کا سب سے بڑا لغت ہے۔ ہر قسط کی قیمت ڈیڑھ روپے ہے، سائز $\frac{22\times 18}{16}$ ۸/۱۶ کالم ہے، جو حضرات دس قسطوں کے پیشگی ۱۵ روپیہ مرحمت فرماتے ہیں ان کے اسمائے گرامی رجسٹر ممبران خصوصی میں درج کیے جاتے ہیں۔ خرچہ ڈاک بذمہ دفتر رہتا ہے۔ جو حضرات ماہانہ قسط طلب فرماتے ہیں ان کو ۱/۱۲ کا وی پی روانہ کیا جاتا ہے۔ ان کا نام ممبران عمومی میں درج کیا جاتا ہے، جلد طلب فرمائیے پھر ایسا نادر الوجود لغت نہ مل سکے گا۔

پتہ :۔ محافظ اُردو بکڈپو نیا محل منصور نگر لکھنؤ

خدمت ادب :۔ اس لغت کے شائع ہونے سے قبل حضرت مہذب مدظلہ اپنے ۲۲ تالیفات و تصنیفات شائع فرما چکے ہیں جن کی فہرست ملاحظہ ہو۔ یہ اساتذہ کا غیر مطبوعہ کلام ہے جو مراثی اور غزلیات پر مشتمل ہے۔ جلد طلب فرمائیے ورنہ بکڈپو میں کتابیں نہ رہنے کے بعد عدم تعمیل کی شرمندگی نہیں کو اٹھانا پڑے گی۔

فہرست مراثی وغیرہ غیر مطبوعہ

جو صدر انجمن محافظ اردو حضرت مہذب لکھنوی نے بڑی کوشش و جانفشانی سے فراہم کر کے بغرض اشاعت ادب چھپوا دیئے ہیں، مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمایئے تاجروں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ خرچہ ڈاک بذمۂ خریدار ہوگا۔

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	وقار انیس جلد اوّل	دو روپیہ	۱۴	دور تعشق (در حالات تعشق)	عہ ر
۲	" جلد دوم	"	۱۵	بہار موہب جلد اوّل	عا ر
۳	گلزار رشید جلد اوّل	"	۱۶	اذکار سخن (مجموعہ مراثی) سلطان عالم واجد علی شاہ اختر، حمید، حسین، خورشید، نصرت، سردار، عارف	
۴	گلستان رشید (دیوان)	عا ر			
۵	شعار دبیر جلد اوّل	دو روپیہ			عا ر
۶	نگار نفیس	"	۱۷	مختار وحید جلد دوم	عا ر
۷	مرثیہ نفیس مع اصلاح انیس	"	۱۸	دیوان مصحفی	عا ر
۸	معیار کامل جلد اوّل		۱۹	بازار سخن (مجموعہ غزلیات)	
۹	مراثی میر (۳ عدد) مجلد	تین روپیہ		جاوید، جدید، دانش، رضا، عشق	
۱۰	شاہکار سخن (مجموعہ مراثی)			مولانا سبط حسن فاطر، مشتاق۔	عا ر
	انیس، دبیر، تعشق، مونس، اوج، رفیع	عا ر	۲۰	آئینہ نظم آزاد	عہ ر
۱۱	اسرار سخن (مجموعہ مراثی) انس		۲۱	دور شاعری حصہ اول (در فن شعر)	
	جاوید، حسین، ذکی، قدیم، ماہر، ادب	عا ر		مجلد ۲۰۰ صفحات	چہ ر
۱۲	آثار عشق جلد اوّل	عا ر	۲۲	دور شاعری حصہ دوم	
۱۳	افکار تعشق جلد دوم	عا ر		(در فن شعر)	عا ر

المشتہر محافظ اردو بکڈپو نیا محل منصور نگر لکھنؤ